الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عورت کے لیے حجاب ونقاب کرنا ایک دینی فریضہ ہے اور دینی فرائض کی ادائیگی کے لیے والدین کی اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

(لا طاعة لمخلوق فی معصیة اللہ عزوجل'' (مسند احمد: ۲/۲۴۸''

اللہ کی معصیت اور نافرمانی میں مخلوق کی کسی قسم کی بھی اطاعت جائز نہیں ہے۔

شیخ احمد شاکر رحمہ اللہ نے اس روایت کی سند کو صحیح قرار دیا ہے۔

اس کو آپ اس مثال سے سمجھیں کہ اگر آپ کی والدہ آپ کے نماز پڑھنے کے عمل کو ناپسند جانتی ہوں تو کیا آپ کو نماز ترک کر دینی چاہیے؟ یا نماز چھپ کر پڑھنی چاہیے اور والدہ کو جھوٹ کے ذریعے یقین دلاتی رہیں کہ آپ نماز نہیں پڑھتی ہیں۔ یا آپ نماز تو پڑھیں لیکن ساتھ ہی ساتھ والدہ کے ساتھ حسن سلوک میں اضافہ کر دیں۔

ہمارے خیال میں تیسرا طرز عمل دین کا مطالبہ ہے کہ ہمیں اپنے فرائض دینیہ کی ادائیگی اور حرام امور سے اجتناب میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کرنی چاہیے۔ اور ان فرائض کی ادائیگی بھی اعلانیہ کرنی چاہیے کیونکہ یہ ایک مسلمان معاشرہ ہے، اور اس میں ان فرائض کی اعلانیہ ادائیگی پر کسی قسم کے جان ومال کا خطرہ بھی نہیں ہے۔ بلکہ اس فرض کی ادائیگی سے تو عورت کی عزت نفس زیادہ محفوظ ہوتی ہے۔

ہمیں یہ بھی ڈر ہے کہ اگر کوئی خاتون حجاب ونقاب کے اس فرض کو ادا کرتی ہیں اور اپنی والدہ کے ڈر سے ان کے سامنے جھوٹ بھی بولتی رہتی ہیں تو یہ طرز عمل کہیں ان میں نفاق پیدا نہ کر دے۔ ایمان تو ایک قوت وطاقت کا نام ہے جو مخلوق کی بجائے اللہ کا ڈر وخوف پیدا کرتا ہے۔

اور ایسی بدنصیب ماں سے بھی گذارش ہے کہ وہ اپنی بیٹی کو امور شرعیہ پر عمل کرنے سے نہ روکے، اور اپنی آخرت تباہ نہ کرے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 2 کتاب الصلوۃ

محدث فتویٰ کمیٹی